داتا گنج بخش علی ہجویری
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: داتا گنج بخش علی ہجویری

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۱۵

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

www.facebook.com/darahlesunnat

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

: 00923458090612

آن لائن

۱۴۴۶ھ/۲۰۲۴ء

داتا گنج بخش علی ہجویری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برِّصغیر پاک وہند میں تبلیغِ دین اور اِشاعتِ اسلام کے لیے صُوفیائے کرام اور بزرگانِ دین کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے، ان پاکیزہ نُفوس نے اپنے حُسنِ اَخلاق اور مثالی کردار کے ذریعے، اس خِطے میں اسلام کی شمع رَوشن کی، جس کی بدَولت کفر وشرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کو صراطِ مستقیم کی طرف رَہنمائی ملی، اور ان کے سینے نُورِ اسلام سے منوَّر ہوئے۔

اس خطے میں اسلام کے نُورِ ہدایت کو پہنچانے، اور دینِ اسلام کی اِشاعت کرنے والی بزرگ ہستیوں میں ایک اہم نام، حضور داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا شمار برِّصغیر کے اُن اکابر صُوفیہ میں ہوتا ہے، جنہوں نے خِطے میں اپنی تبلیغ اور اَفکار ونظریات کے گہرے اثرات نقش کیے، اور کفر وشرک کے اندھیروں کو کافُور کرنے میں نہایت اہم اور کلیدی کردار ادا کیا!۔

اسمِ گرامی، کنیت اور مشہور اَلقاب

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اسمِ گرامی "سیّد علی ہجویری" اور کنیت "ابو الحسن" ہے، لیکن عوام وخواص میں "گنج بخش" یا "داتا صاحب" کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں[1]۔

ولادتِ باسعادت

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۴۰۰ھ میں غزنی شہر سے متّصل "ہجویر" نامی بستی میں پیدا ہوئے، آپ کے والد بزرگوار کا اسمِ گرامی سیّد عثمان ہجویری ہے، جو اپنے زمانے کے مشہور اَولیائے کرام میں سے تھے[2]۔

"بزرگانِ لاہور" میں مذکور ہے کہ "حضرت ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وطن، بقول صاحبِ "نَفحات الاُنس" (مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) اور صاحبِ "سفینۃ الاَولیاء" (شہزادہ داراشکوہ) شہر "غزنی" (افغانستان) ہے، اور "ہجویر" اور "جلاب" دو ۲ محلّے ہیں (اِنہی محلّوں کی نسبت سے حضور داتا صاحب کو ہجویری اور جلابی کہا جاتا ہے)۔ آپ کے والدِ ماجد سیّد عثمان اور والدہ ماجدہ کے مزار بھی وہیں (غزنی میں) ہیں، والدہ ماجدہ کی قبر اپنے بھائی شیخ تاج الاَولیاء رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزار سے متّصل واقع ہے"[3]۔

سلسلۂ نَسَب

حضور داتا صاحب نجیب الطرفَین (والد گرامی اور والدہ ماجدہ دونوں طرف سے)

---

(۱) دیکھیے: "سیّد ہجویر" باب ۳: سوانحِ حیات حضرت سیّد علی ہجویری، پہلی فصل: نام ونَسَب، ص۱۲۷، ملخصاً۔

(۲) دیکھیے: "تذکرہ اَولیائے پاکستان" نام ونَسَب، ۲۹/۱، ملخصاً۔ "تذکرہ علی ہجویری" ولادت اور حسب نَسَب، ص۱۷، ۱۸، ملخصاً۔

(۳) دیکھیے: "بزرگانِ لاہور" "لاہور کے متفرق خاندانوں کے بزرگ... الخ، سیّد علی ہجویری، وطن، ص۲۲۲۔

سیّد تھے۔ آپ کا سلسلۂ نَسَب مختلف واسطوں سے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچتا ہے، جو حسبِ ذیل ہے:

حضرت سیّد علی ہجویری، بن عثمان، بن علی، بن عبد الرحمن، بن عبد اللہ (شاہ شجاع)، ابن سیّد ابو الحسن علی، بن حسن، بن زَید، ابن سیّدنا امام حسن، ابن سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم[1]۔

لقب "گنج بخش" کی وجہِ تسمیہ

سلطان الہند، حضرت سیّدنا خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی سیّد حسن سنجری اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک عرصے تک، حضور داتا صاحب کے دربار پر مقیم رہ کر، منبعِ فیض سے گوہرِ مراد حاصل کرتے رہے، اور پھر دربار سے رخصت ہوتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار، ان خوبصورت و مبارک الفاظ میں فرمایا: ؏

گنج بخشِ فیضِ عالَم مَظہرِ نُورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را راہنما[2]

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اظہارِ عقیدت کا یہ انداز، برِّصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو اتنا بھایا، کہ خَلقِ خدا حضور داتا صاحب کو "گنج بخش ہجویری" کے لقب سے پکارنے لگی، اور صدیاں گزر جانے کے باوُجود، یہ سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے[3] ؏

(۱) دیکھیے: "بزرگانِ لاہور" لاہور کے متفرق خاندانوں کے بزرگ ... الخ، سیّد علی ہجویری، شجرۂ نَسَب، ص۲۲۲۔ "تذکرہ اَولیائے پاکستان" شجرۂ نَسَب، ۱/۳۰۔

(۲) دیکھیے: "بزرگانِ لاہور" لاہور کے متفرق خاندانوں کے بزرگ... الخ، سیّد علی ہجویری، مزار، ص۲۲۵۔

(۳) دیکھیے: "بزرگانِ لاہور" لاہور کے متفرق خاندانوں کے بزرگ ... الخ، سیّد علی ہجویری، مزار، ص۲۲۵۔ "فیضانِ داتا علی ہجویری" وفات و مدفن، ص۴۷۔

سیّدِ ہجویر مخدومِ اُمم

مرقدِ اُو پیر سنجر را حرم[(۱)]

"حضرت سیّد ہجویری اُمتوں کے مخدوم ہیں، آپ کا روضہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا حرم ہے"

حُصولِ علم

جس دَور میں حضرت سیّدنا علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "غزنی" (افغانستان) میں پیدا ہوئے، وہ دَور علم وفضل کے اعتبار سے بہت اچھا دَور تھا، "غزنی" کی فضاء میں ہر طرف علم، فکر اور معرفت کا چرچا تھا، جہاں متعدّد علماء، فضلاء اور اہلِ دانش "غزنی" میں تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں کر رہے تھے۔ اس علمی ماحَول میں حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پروَرش پائی، اور تقریباً چار سے پانچ سال کی عمر میں قرآنِ پاک پڑھنا شروع کیا، تعلیمِ قرآن مکمل کرنے کے بعد آپ نے مختلف علومِ دِینیہ کی طرف توجہ فرمائی، اور عربی، فارسی، علمِ حدیث، علمِ تفسیر، علمِ فقہ، علمِ تصوُّف، علمِ منطق اور علمِ فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی![(۲)]۔

"حدائق الحنفیہ" میں مذکور ہے کہ "آپ (داتا صاحب) اَولیائے متقدّمین میں سے جامعِ علومِ ظاہری وباطنی، عابد، زاہد، متّقی، مظہرِ خوارِق وکرامت بزرگ اور حنفیُ المذہب تھے"[(۳)]۔

---

(۱) دیکھیے: "اَسرارِ خودی" حکایت نَوجوانے اَز مرو ...الخ، ص۹۷۔

(۲) دیکھیے: "تذکرہ اَولیائے پاکستان" حُصولِ علم، ۱/۳۰۔

(۳) دیکھیے: "حدائق الحنفیہ" حدیقہ پنجم ۵، داتا گنج بخش، ص۲۲۳۔

اساتذہ و مشائخ

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن اساتذہ و مشائخ سے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کی، ان میں چند اسمائے گرامی خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں:

(۱) شیخ ابو العباس احمد بن محمد قصّاب آملی (۲) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی داستانی (۳) شیخ ابو سعید فضل اللہ بن محمد مِیہَنی (۴) شیخ ابو الفضل محمد بن حسن خُتُلی (۵) شیخ ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری (۶) شیخ ابو العباس احمد بن محمد اشقانی (۷) شیخ ابو القاسم بن علی بن عبد اللہ گرگانی (۸) شیخ ابو احمد مظفر بن احمد بن حمدان (۹) شیخ ابو جعفر محمد بن مصباح صَیدلانی قدس اسرارہم[1]۔

رشتۂ ازدِواج

حضور داتا صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو ۲ نکاح فرمائے، یہ بات محض افسانہ ہے، آپ نے صرف ایک نکاح فرمایا، لیکن اہلیہ (بیوی) کا انتقال ہوگیا تھا، اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوبارہ نکاح نہیں فرمایا[2]۔

بیعت و سلسلۂ طریقت

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلۂ جُنیدیّہ میں بیعت ہوئے، یہ وہی سلسلہ ہے جس میں حضور غوث الاعظم محی الدّین سیّد ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ بیعت ہوئے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد گرامی حضرت سیّدنا ابو الفضل محمد

---

(۱) دیکھیے: "کشف المحجوب" (فارسی) باب ذکر ائمتہم من المتأخرین، ص۲۳۸- ۲۵۰، ملتقطاً۔
"نزهة الخواطر" الطبقة الخامسة في أعيان القرن الخامس من أهل الهند، ر: ۱۲ - علي بن عثمان الهجويري، الجزء ۱، صـ۱۱۵.
"سیّد ہجویر" باب ۳: سوانح حیات سیّد علی ہجویری، تیسری فصل: تحصیل علم، ص۱۴۰ - ۱۴۸۔
(۲) دیکھیے: "کشف المحجوب" (مترجم اردو) دیباچہ، نکاح، ص۲۷، ملخصاً۔

بن حسن خُتُلی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہیں، یہ بزرگ حضرت شیخ ابوالحسن علی حُصری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مرید ہیں، اور وہ حضرت سیّدنا شیخ ابو بکر شبلی کے مرید، اور وہ حضرت سیّدنا جنیدِ بغدادی کے سلسلہ سے، امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرفِ بیعت وخلافت کی دَولت سے مالا مال ہوئے[۱]۔

داتا صاحب کا فقہی مذہب

حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نہ صرف حنفیُ المذہب تھے، بلکہ حضرتِ سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے خاص عقیدت بھی رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "کشف المحجوب" میں امام اعظم کا نام نامی اسمِ گرامی نہایت تعظیم کے ساتھ اس طرح تحریر فرمایا: "امامِ اماماں، مقتدائے سُنّیاں، شرفِ فقہاء، عزِّ علماء، ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الخراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ"[۲]۔

خرقۂ خلافت

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ جب کثرتِ زُہد وتقوی، عبادت ورِیاضت، اور محبتِ مرشِد کی برکت سے حُبِ الٰہی اور عشقِ رسول سے سرشار ہوگئے، اور راہِ سُلوک کی منازِل طے کرکے ولیٔ کامل کے درجہ پر پہنچ گئے، تو آپ کے مرشدِ گرامی شیخ ابو الفضل محمد بن حسن خُتُلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا، اور خدمتِ دین بجالانے کا حکم دیا![۳]۔

---

(۱) دیکھیے: "تذکرہ اَولیائے پاکستان" سلسلۂ بیعت، ۱/۳۰، ۳۱۔

(۲) "کشف المحجوب" (مترجم اردو) دیباچہ، حنفی المذہب، ص۲۳، ۲۴، ملخصاً۔

(۳) دیکھیے: "حالات وواقعات حضرت داتا گنج بخش" خرقۂ خلافت، ص۳۵۔

عبادت و رِیاضت اور اتّبا عِ سنّت

حضرت سیّدنا مخدوم علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی زندگی میں بے پناہ عبادت و رِیاضت کی، جس کے سبب قرآن و سنّت کے اَحکام پر عمل پیرا ہونے میں آپ کو بڑی مدد و اِستقامت ملی، کثرتِ عبادت کے سبب حُبِّ الٰہی اور عشقِ رسول کی لگن میں اِضافہ ہوا، لیکن بے پناہ زُہد اور رِیاضت کے باوُجود کبھی حضور داتا صاحب کے ظاہری اعمال، شرعی حُدود سے متجاوِز نہ ہوئے، اور آپ کی ساری زندگی اتّباعِ سنّت میں ہی گزری!۔

سَیر و سیاحت

حضرت سیّدنا علی بن عثمان ہجویری، المعروف داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے طویل عرصہ تک سیر و سیاحت فرمائی، اپنے دَور کے اکابر صُوفیہ کی زیارت کی، اور ان کے فیضِ باکمال سے فیضیاب ہوئے۔ اس سلسلے میں آپ نے متعدّد اسلامی ممالک و بلاد کا سفر کیا، ان میں "شام"، "عراق"، "بغداد"، "قُہستان"، "آذَربائیجان"، "طبرستان"، "کرمان"، "خُراسان"، "طوس"، "ترکستان"، "نیشاپور"، "سرخس"، "حجازِ مقدّس" اور دِیارِ ہند خاص طَور پر قابلِ ذکر ہیں[1]۔

حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرفِ ملاقات

حضرت سیّدنا مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی حیاتِ مبارکہ میں سینکڑوں اَولیائے کرام سے ملے، اور ان کی صحبت اختیار کی، نیز آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ملاقات کا شرف پایا[2]۔

---

(۱) دیکھیے: "سیّد ہجویر" باب ۳: سوانحِ حیات حضرت سیّد علی ہجویری، پانچویں فصل، ص۱۵۶، ملخصاً۔

(۲) دیکھیے: "کشف المحجوب" (مترجم اردو) دیباچہ، حضرت سیّدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفادہ، ص۲۳، ملخصاً، بحوالہ "ثمرات القدس"۔

لاہور میں تشریف آوری اور مسجد کی تعمیر

معروف قول کے مطابق حضور سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً ۴۳۱ھ/ ۱۰۴۱ء میں لاہور تشریف لائے[۱]، اور جس مقام پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُرانوار واقع ہے، وہاں اپنی خانقاہ قائم کی، اور اُس خانقاہ پر ایک مسجد کی تعمیر شروع کی، اس وقت مسجد کے محراب کی بنیاد دوسری مسجدوں کی بنسبت مائل بجنوب تھی، اُس وقت کے علمائے کرام نے اس بات کی نشاندہی کی اور اعتراض وارِد کیا، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش رہے، جب مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی تو حضور داتا صاحب نے لاہور شہر کے علماء وفضلاء کو مسجد میں آنے کی دعوت دی، اور خود امام بن کر نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہوکر حاضرین کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ "دیکھو بیت اللہ کس طرف ہے!" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اتنا فرمانا تھا کہ سارے حجاب اٹھ گئے، اور کعبۃُ اللہ عین محرابِ مسجد کی سیدھ میں نمودار ہوگیا، جسے تمام حاضرین نے دیکھ لیا، اور اپنے اعتراض پر نادِم ہوئے![۲]۔

جس مقام پر کھڑے ہوکر حضور داتا صاحب نے اپنے مقتدیوں اور علمائے وقت کو جاگتی آنکھوں سے بیت اللہ شریف کی زیارت کرائی، اور سَمتِ قبلہ دُرست ہونے کا یقین دِلایا، وہ مقام مزارِ پُرانوار (داتا دربار) کے ایک طرف (جانبِ قبلہ) آج بھی مَوجود ہے، اور آج بھی زائرین اس کی زیارت سے مشرّف ہوتے ہیں!۔

اہلیانِ لاہور کی مذہبی حالت اور دعوت وتبلیغ کا آغاز

حضور داتا صاحب کی لاہور تشریف آوری سے قبل، لاہور میں ہندُو دھرم عُروج

---

(۱) دیکھیے: "سیّد ہجویر" باب ۳، سوانحِ حیات حضرت سیّد علی ہجویری، فصل ۸، حضرت کی تشریف آوری کے وقت لاہور کے حالات، ص۱۷۹، ملخصاً۔

(۲) دیکھیے: "بزرگانِ لاہور" لاہور کے متفرق خاندانوں کے بزرگ ...الخ، سیّد علی ہجویری، لاہور میں قیام، ص۲۲۴، ملخصاً۔

پر تھا، شہر میں ہندوؤں کے مندر کثرت سے تھے، جن میں پُجاری سادہ لَوح عوام کی جیبیں خالی کرتے، اور خود رنگ رَلیاں مناتے اور گلچھرے اڑاتے تھے، نیز ان مندروں میں مذہب کے نام پر ہر قسم کی بے حیائی کا دَور دَورہ تھا، لوگوں کی اَخلاقی حالت نہایت خراب تھی، شراب، زِنا، جوا اور دیگر برائیاں عام تھیں۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اَخلاقِ حسنہ، اور پُر تاثیر کلام کے ذریعے لاہور میں دعوت وتبلیغ کے مقدّس فریضے کا آغاز فرمایا، کفر وشرک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کو ایک خدا پر ایمان لانے کی ترغیب دی، انہیں اسلامی عقائد سے آگاہ کیا، اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ آپ کی کاوِشوں سے رفتہ رفتہ اسلام کی رَوشنی پھیلنا شروع ہوئی، اور لوگ اسلام قبول کرنے لگے!۔

مختصر یہ کہ حضور داتا صاحب کی تشریف آوری سے برِّصغیر پاک وہند کو بالعموم، اور اہلیانِ لاہور کو بالخصوص بہت سارُوحانی فیض نصیب ہوا، اور سینکڑوں ہزاروں لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اَخلاقِ حسنہ اور پُر تاثیر کلام کی برکت سے اسلام کی لازَوال نعمت میسّر ہوئی، اور اس خطے پر چھائی ہوئی کفر وشرک کی تاریکیاں ختم ہوئیں![1]۔

شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ع

صبح ما اَز مِہر اُو تابندہ گشت

خاکِ پنجاب اَز دمِ اُو زندہ گشت[2]

---

(۱) دیکھیے: "حالات وواقعات حضرت داتا گنج بخش "تبلیغِ اسلام، ص۸۷، ۸۸، ملخصاً۔

(۲) دیکھیے: "اَسرارِ خودی" حکایت نوجوانے اَز مرو ... الخ، ص۹۸۔

"میری صبح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آفتابِ ولایت سے رَوشن ہوگئ، اور پنجاب کی سرزمین کو بھی حضور داتا صاحب کے سبب نئ زندگی ملی!"

مُعاصرین

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُعاصرین کی فہرست میں بہت بڑے بڑے نام ہیں، اپنے مُعاصرین میں سے بعض کا ذکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "کشف المحجوب" میں بھی فرمایا ہے، ان میں سے چند اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) شیخ زکی بن علاء (۲) شیخ ابو جعفر محمد بن مصباح (۳) شیخ ابو اِسحاق بن شہریار (۴) شیخ ابو مسلم ہَروی (۵) شیخ عبد اللہ جنیدی (۶) خواجہ حسن سمنانی (۷) شیخ احمد ابن شیخ ابو الحسن خَرقانی (۸) شیخ محمد بن سلَمہ (۹) شیخ ابو العباس سرنالی (۱۰) شیخ ابو جعفر محمد ابن شیخ علی حواری (۱۱) خواجہ محمود نیشاپوری (۱۲) خواجہ رشید مظفر ابن شیخ ابو سعید (۱۳) خواجہ شیخ احمد حمّاد سَرخسی (۱۴) شیخ احمد نجّار سمرقندی (۱۵) شیخ ابو الحسن علی بن بکران (۱۶) شیخ ابو جعفر محمد بن حسن حَرمی (۱۷) شیخ احمد ایلاقی (۱۸) خواجہ حارِث (۱۹) شیخ اسماعیل شاشی (۲۰) شیخ سالار طَبری قدس اسرارہم[1]۔

تصنیفات

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خَلقِ خدا کی خیر خواہی، اور طالبانِ معرفت کی رَہنمائی کے لیے، درج ذیل گراں قدر کتابیں تصنیف فرمائیں:

---

(۱) دیکھیے: "کشف المحجوب" باب ذکر رجال الصوفیۃ من المتأخرین علی الاختصار اہل البلدان، ص۲۵۲- ۲۵۶، ملتقطاً۔ "حالات وواقعات حضرت داتا گنج بخش" ہم عصر مشایخانِ طریقت، ص۷۰- ۷۵، ملتقطاً۔

(۱) "دیوانِ شعر" یہ دیوان صُوفیانہ وعارِفانہ اَشعار پر مشتمل تھا، مگر افسوس کہ کسی شخص نے آپ قدّس سرّہٗ کے نام کی جگہ اپنا نام لکھ کر وہ کتاب اپنی بنالی۔ اس کے علاوہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کئی کتابیں لکھیں، مثلاً: (۲) "منہاج الدین" (۳) "البیان لاَہل العیان" (۴) "اَسرار الخرق" (۵) "الرِعایۃ بحقوق اللہ" (۶) "کتاب فَناوبَقا" (۷) "بحرالقلوب" (۸) "کشف الاَسرار" (۹) "شرح کلام منصور حلّاج" اور (۱۰) "کشف المحجوب" وغیرہ[۱] مگر نہایت دُکھ کی بات کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کتابوں میں سے صرف "کشف المحجوب" ہی آج با آسانی دستیاب ہے!۔

تصوُف کے موضوع پر فارسی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب، ایک نادِر خزانے کی حیثیت رکھتی ہے، اور یہ اپنی مثال آپ ہے! یہی وجہ ہے کہ اب تک اُردو کے علاوہ کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب کی ایک ایک بات اپنے اندر تصوُف کے حقائق سموئے ہوئے ہے، اور سالکینِ طریقت وطالبانِ راہِ ہدایت کے لیے بہترین رَہنما ہے۔ حضرت سیّدنا نظام الدّین اَولیاء قدّس سرّہٗ اس کتاب کی عظمت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "اگر کسی کو مرشدِ کامل کی تلاش ہو تو وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے! اسے کامل پیر مل جائے گا"[۲]۔

فرامینِ داتا علی ہجویری

حُضور داتا صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی گفتگو میں رِضائے الٰہی، مسلمانوں کی خیر خواہی، اور عقائد واَعمال کی اِصلاح کا درس ملتا ہے، لہٰذا اس سلسلے میں آپ کے چند فرامین ملاحظہ فرمائیں:

---

(۱) دیکھیے: "حالات وواقعات حضرت داتا گنج بخش" حضرت سیّد علی ہجویری کی تصانیف، ص۱۳۹-۱۴۲، ملتقطاً۔
(۲) دیکھیے: "داتا گنج بخش" کشف المحجوب، ص۶۹-۷۱، ملتقطاً۔

(۱) "انسان کو تمام عُلوم کا جاننا ضروری نہیں، صرف اتنا علم حاصل کرنا لازمی ہے، جتنا شریعتِ مطہَّرہ نے ضروری قرار دیا ہے"[۱]۔

(۲) "علم کے ساتھ عمل ضروری ہے"[۲]۔

(۳) "طالبِ حق پر لازم ہے کہ عمل کرتے ہوئے یقین کرے، کہ اللہ تعالی میرے عمل کو دیکھ رہا ہے، جیسا کہ طالبِ حق کا عقیدہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری ہر حرکت وسُکون کو دیکھنے والا ہے"[۳]۔

(۴) "لباسِ اَولیاء کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے والا، اپنے لیے آفت مول لیتا ہے"[۴]۔

(۵) "باطل پر رِضامندی بھی باطل ہے، غصے کی حالت میں حق وصداقت کا چلا جانا بھی باطل ہے، اور کامل مؤمن کبھی باطل اختیار نہیں کرتا!"[۵]۔

(۶) "بُرے لوگوں کی صحبت میں رہنے والا شرارتِ نفس کا شکار ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر بندے میں بھلائی اور نیکی ہو تو نیکوں کی صحبت میں رہنا پسند کرے گا!"[۶]۔

(۷) "عمل کی رُوح اِخلاص ہے، جس طرح جسم رُوح کے بغیر محض پتھر ہے، اسی طرح عمل بغیر اِخلاص کے محض غبار ہے"[۷]۔

---

(۱) "کشف المحجوب" باب اِثبات العلم، ص۱۳، ملتقطاً۔

(۲) ایضًا۔

(۳) ایضًا، فصل: علم دو است، ص۱۶۔

(۴) ایضًا، باب مرقّعہ داشتن، اشارات اندر مرقّعہ، ص۶۹۔

(۵) ایضًا، باب فی ذکر ائمتہم من اہل البیت... الخ، ابوالحسن علی بن الحسین بن علی... الخ، ص۹۶۔

(۶) ایضًا، باب فی ذکر ائمتہم من التابعین... الخ، ابوعلی الحسن بن ابی الحسین البصری، ص۱۱۵، ملتقطاً۔

(۷) ایضًا، باب فی ذکر ائمتہم من اتباع التابعین الی یومنا، ر:۲- مالک بن دینار، ص۱۲۰، ملخصًا۔

(۸) "صرف علم پر قناعت کرنے والا عالم نہیں، عمل کی برکت سے علم فائدہ دیتا ہے، لہذا کبھی بھی علم کو عمل سے جدا نہیں کرنا چاہیے"[۱]۔

(۹) "جو شخص فقہی مُعاملات میں محتاط نہ ہو، پرہیز گاری کے بغیر علمِ فقہ حاصل کرے، اور رخصتوں اور تاویلوں کے پیچھے لگ کر شُبہات میں پڑ جائے، ائمہ کی تقلید چھوڑ کر خود مجتہد بن بیٹھے، تو ایسا شخص جلد ہی فِسق میں مبتلا ہو جائے گا، اور یہ باتیں دل کی غفلت کے سبب پیدا ہوتی ہیں"[۲]۔

(۱۰) "فقیر[۳] (صوفی) وہ ہے جس کا ضمیر نفسانی خواہشات سے محفوظ رہے، نفس کی چالوں سے بچ کر اپنے معبودِ حقیقی کے فرائض کو مکمل طَور پر بجا لائے، اور جو اَسرارِ باطنی اس پر ظاہر ہوں انہیں کسی پر ظاہر نہ کرے، اور کبھی بھی اپنی باطنی کیفیات کو زبان پر نہ آنے دے"[۴]۔

(۱۱) "دینی ودُنیوی تمام اُمور کی زینت ادب ہے، اور مخلوقات کو ہر مقام پر ادب کی ضرورت ہے، جس میں مروّت وادب نہیں اُس میں متابعتِ سنّت نہیں ہو سکتی، اور جس میں مُتابعتِ سنّت نہ ہو وہ رعایتِ عزّت نہیں کر سکتا"[۵]۔

(۱۲) "پہلے لوگ زندہ رہنے کے لیے کھاتے تھے، اور تم کھانے کے لیے زندہ ہو"۔ نیز "بُھوک صدیقین کی غذا، اور مریدوں کے لیے راہِ سُلوک ہے"[۶]۔

---

(۱) ایضًا، ر:۶- ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الخزاز، ص۱۳۰، ملخصًا۔
(۲) ایضًا، باب اِثبات العلم، فصل، ص۲۲۔
(۳) تصوُف کی اصطلاح میں "فقیر" اُس شخص کو کہتے ہیں جو نفسانی خواہشات کے بجائے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب اور محتاج ہو!۔
(۴) "کشف المحجوب" "باب الفقر، فصل اقاویل مشایخ دربارۂ فقر و غنا، ص۳۳۔
(۵) ایضًا، کشف الحجاب التاسع فی الصحبۃ مع ادابہا واَحکامہا، ص۴۸۴۔
(۶) ایضًا، کشف الحجاب السابع فی الصوم، باب الجُوع وما یتعلق بہا، ص۴۷۰۔

وِصال شریف

عزیزانِ گرامی قدر! حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وِصالِ پُر ملال کی تاریخ اور سال میں اختلاف ہے، بعض تذکرہ نگاروں کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تاریخِ وصال ۹ محرّم الحرام[۱]، بعض کے نزدیک ۱۹ یا ۲۰ صفر المظفّر[۲] اور بعض کے نزدیک ۲۰ ربیع الثانی ہے[۳]۔ اسی طرح سالِ وصال میں بھی اختلاف اور متعدّد اقوال ہیں، مگر اکثر تذکرہ نگاروں کے مطابق سالِ وصال ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء ہے[۴]، جبکہ ایک تحقیقی قول کے مطابق حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سالِ وصال ۴۸۵ھ/۱۰۹۲ء ہے[۵]۔

مزارِ پُر انوار

آپ قدّس سرّہٗ کا مزار منبعِ انوار و مرکزِ تجلّیات، پاکستان کے شہر لاہور میں بھاٹی دروازہ کے بیرونی حصہ میں واقع ہے، اسی نسبت سے لاہور کو داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کے وِصال کو تقریباً ۹۸۰ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے، مگر آج بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فیضِ پُر اثر، روزِ اوّل کی طرح جاری وساری ہے، اور آج بھی آپ کا مزارِ فائض الاَنوار مرجعِ خلائق ہے، جہاں سخی وگدا، فقیر وبادشاہ، اَصفیاء واَولیاء، اور حالات کے ستائے ہوئے ہزاروں پریشاں حال، اپنے دُکھوں کا مداوا کرنے صبح وشام حاضر ہوتے ہیں۔

---

(۱) دیکھیے: "حالات وواقعات حضرت داتا گنج بخش" وصال ومزارِ اقدس، صـ۱۴۴۔

(۲) دیکھیے: "فیضانِ داتا علی ہجویری" وفات ومدفن، صـ۴۷۔ "داتا صاحب: حیات وافکار" حضرت داتا گنج بخش کی وفات، صـ۷۵، ملخصاً۔

(۳) انظر: "نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر" علي بن عثمان الهجويري، ۱/ ٦٩.

(۴) دیکھیے: "سیّدِ ہجویر" باب ۳: سوانحِ حیات حضرت سیّد علی ہجویری، تیرھویں فصل: وفات، صـ۲۲۰، ملخصاً۔

(۵) ایضاً، صـ۲۲۴، ملخصاً۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُرانوار کے بارے میں مشہور ہے، کہ جو کوئی چالیس ۴۰ روز لگاتار، یا چالیس ۴۰ جمعراتیں (Thursday) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُرانوار کی زیارت کرے گا، اس کی جو جائز حاجت ہوگی وہ پوری ہو جائے گی![1]۔

حضور داتا صاحب کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ صفر المظفّر کو داتا دربار، لاہور میں منایا جاتا ہے۔

دعا

اے اللہ! حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پُرانوار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرما، ہمیں ان کی سیرت سے آگاہی رکھنے اور اس پر عمل کی سوچ عطا فرما، حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نقشِ قدم کی پیَروی کرتے ہوئے تبلیغِ دین کا خُوب جذبہ عطا فرما۔ اے اللہ! حضور داتا صاحب سمیت تمام بزرگانِ دین کے ظاہری وباطنی فُیوض وبرکات کو تاقیامت جاری وساری فرما، آمین یارب العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا، وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) دیکھیے: "بزرگانِ لاہور" "لاہور کے متفرق خاندانوں کے بزرگ... الخ، سیّد علی ہجویری، وفات، ص۲۲۵۔